سید یونس الحسنی

چہ دلاور است دزدے......!

مرادز مین وزماں کون ومکاں نبی آخرالزماں ﷺ کا ارشاد ہے: ''تم میں سے جو دور جاہلیت میں بہتر تھے، وہ حالت اسلام میں بھی تم سے بہتر ہیں، اگر وہ دین کی سمجھ سے بہرہ ور ہوں۔ یاد رہے زمانہ جاہلیت میں انہی لوگوں کو افضل و اعلیٰ گردانا جاتا تھا جو کردار، شجاعت، سخاوت اور دیگر اوصاف حمیدہ کے باب میں ممتاز مقام کے حامل ہوتے تھے۔ اسلام قبول کرتے ہی وہ حسن عمل، کمال ایقان اور جمال علم و آگہی کے آفتاب و ماہتاب بن گئے اور قیامت تک آنے والی نسل آدم کے لیے معیار حق وصداقت قرار پائے، قرون مظلمہ میں بچیوں کو زندہ درگور کرنے والے، بات بے بات ایک دوسرے کی گردنیں مارنے والے اونٹوں اور بکریوں کے ریوڑ چرانے والے نبوت ورسالت کے شخص اعظم ﷺ کی نگہ کرم کے طفیل پلک کی ایک جھپکی میں معلمین ادراکِ حقیقت بن کر دنیا بھر کے انسانوں کو تہذیب وشائستگی، اخلاق و بردباری، احترام آدمیت اور صحیح حقوق انسانیت کا درس دینے لگے، ان کا ایک ایک قدم قوانین فطرت یعنی منبع نبوت کے عین مطابق اٹھتا رہا جو آج بھی بنی نوع انسان کے لیے مشعل راہ ہے۔ تحیّر تو اس بات پر ہے کہ اکیسویں صدی کی دہلیز پر کھڑے لوگ جو اپنے تئیں علم وفضل کے باب میں ترقی یافتہ دانشوران حکمت اور صاحبان شعور کہلانا باعث فخر وافتخار سمجھتے ہیں۔ ان کا مبلغ علم غلط صحیح، کذب وصدق اور حق وناحق کی تمیز کرنے میں شدید افلاس کا شکار ہے۔ اس لیے درست اور نادرست کی پہچان میں وہ یکسر فی الحقیقت بہت سی سیاسی ومعاشرتی الجھنوں اور بحرانوں کا سبب ہے۔ مثال کے طور پر ایک خبر ملاحظہ فرمایئے:

> ''ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے پروگرام ''قومی مشاورت'' کے شرکا نے مخلوط انتخابات کی توثیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتخابی امیدواروں کا حلف نامہ مسلمانوں اور غیر مسلموں میں امتیاز ظاہر کرتا ہے، اسے منسوخ کیا جائے، شرکاء نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ احمدیوں کو انتخابی عمل سے باہر رہنے پر مجبور کردیا گیا ہے کیونکہ مسلمانوں، مسیحیوں، ہندوؤں اور پارسیوں کی ایک ہی انتخابی فہرست ہونے کے باوجود احمدی ووٹروں کے نام ایک علیحدہ غیر مسلم فہرست میں درج کئے گئے ہیں''۔ (روزنامہ ''نوائے وقت''۔ ''آواز'' ۱۰ ستمبر ۲۰۰۲ء)

یاللعجب! یہ کیسا ہیومن رائٹس کمیشن ہے جسے بعض گھس پٹھیے اپنے دام ہمرنگِ زمین میں پھنسا کر مقصد براری کی تگ و دو کرتے اور بغیر کان ودم ہلائے چپکے سے استعمال ہوتا رہتا ہے۔ یہ کیسا علمبردار حقوق انسانی ادارہ ہے جو ملک کی ساڑھے

اٹھانوے فیصد آبادی کے پندرہ صدیوں سے متفقہ اعتقادی حقوق پامال کر کے صرف ساڑھے تین لاکھ غارت گروں کو تحفظ دیتا ہے۔ یہ بنیادی حقوق انسانی کا کیسا چیمپئن ہے جو عظیم ملت اسلامیہ کو یرغمال بنانے کے لیے چھوٹے سے گروہ سارقان کا کل وقتی مددگار ہے۔ لگتا ہے کمیشن کے خورد وکلاں اس طبقہ روسیاہ کے زرخرید ہیں، ان کے ضمیر مردہ ہیں یا ان کے ضمیر نا ہنجار۔ وہ معترض ہوئے بھی تو تاریخی تدریج کے اس مدوجذری اصول پر جس سے تصادم یا انحراف کی سزا موت ہے......صرف موت۔ ان کا نامعقول مطالبہ ہے کہ:

☆ انتخابی امیدواروں کا حلف نامہ مسلم اور غیر مسلم میں امتیاز کرتا ہے، اسے منسوخ کیا جائے۔

☆ مرزائیوں کی علیحدہ فہرست بنانے کی بجائے دیگر اقلیتوں کے ساتھ ہی ان کا اندراج کیا جائے۔

☆ انہیں انتخابی عمل سے باہر رہنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

سوال یہ ہے کہ اس حلف پر اعتراض کیوں؟ مختصر جواب یہ ہے کہ اس میں ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان کی شق شامل ہے۔ تفصیلاً یہ کہ عقیدہ ختم نبوت اساسِ اسلام ہے۔ اس پر قرآن کریم کی نصوص قطعیہ موجود ہیں۔ حبیب کبریا ﷺ کے ارشادات گرامی دلائل و براہین ماحیہ ہیں کہ آپ ﷺ پر دین کامل ہوگیا۔ آپ ﷺ پر سب نعمتیں نچھاور کردی گئیں، آپ ﷺ پر سب حجتیں ختم کردی گئیں۔ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا ظلی بروزی، تشریعی غیر تشریعی نبی پیدا نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ آپ ﷺ کے بعد مکالمت اور مخاطبت الٰہیہ کا دروازہ بند اور وحی منقطع ہو چکی۔ قرآن آخری آسمانی کتاب اور مسلمان آخری امت ہیں۔ ذرا دیکھیے تو اس قدر محکم اور تاویل ناآشنا الفاظ ہیں: انا آخر الانبیاء و انتم آخر الامم ''میں آخری نبی اور تم آخری امت ہو''۔

اکابرین امت کا اجماع ہے کہ جو شخص اسی حتمی کلیے قاعدے کا منکر ہے یا مدعی نبوت ہے تو اس پر ارتداد کی حد جاری ہوگی، ثبوت کے طور پر مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی مثالیں آثار صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود ہیں کہ ایسے قانون شکنوں اور ان کے اقراریوں کو مرتد قرار دے کر قتال کیا گیا، جس سے وہ اپنے منطقی انجام کو پہنچے اور منصب ختم نبوت محفوظ ہوگیا، صحابہ علیہم الرضوان نے تو ارتدادی گروہ سے کوئی مناظرہ یا مباہلہ بھی نہیں کیا تھا اور نہ ہی اسے روا سمجھا، تاریخ کے اوراق پارینہ شاہد ہیں کہ اس مذموم سرگرمی کے پس پردہ یہود و نصاریٰ کی گھناؤنی سازش کارفرما تھی، جس کا مقصد شجر اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنا تھا (نعوذ باللہ) اسلامیان پاکستان نے بڑی قربانیوں کے بعد آئینی طور پر یہ مسئلہ حل کرایا تاکہ منافقین مسلمانوں کی ایسی طرز عبادت اور ناموں کے باعث امت کو دھوکہ نہ دے سکیں، قادیانیوں نے پاؤں تلے کی زمین سرکتے دیکھ کر اپنے بیرونی سرپرستوں اور اندرونی معاونین کے بل بوتے پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں جاری رکھیں اور یہ کہہ کر لوگوں کو ورغلانا شروع کردیا کہ:

☆ ہم اسی قرآن مجید پر ایمان رکھتے اور تلاوت کرتے ہیں جو عامۃ المسلمین کے پاس ہے۔

☆ حج اور زکوٰۃ کے متعلق بھی ہمارا عقیدہ بالکل مسلمانوں جیسا ہے۔

اس لیے ہم ان سے کسی صورت الگ نہیں ہیں اور آئین پاکستان میں ہمیں غیر مسلم تسلیم کرنا سراسر ناانصافی اور ہمارے حقوق پامال کرنے کے مترادف ہے...... حقیقت یہ ہے کہ قادیانی دھوکہ بازی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں وہ لفظاً وہی کلمہ پڑھتے ہیں لیکن اس میں سرکار مدینہ ﷺ کی بجائے مرزا قادیانی ہی کو خاکم بدہن "محمد" سمجھتے ہیں اور یہ ان کے عقیدے کا جز و لاینفک ہے۔ ثبوت ملاحظہ فرمائیے:

"محمد الرسول ......تا رحماء بینھم"

اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی" (ایک غلطی کا ازالہ از مرزا قادیانی ص ۴)

ملت اسلامیہ ابتداء سے تاہنوز سید الرسل امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سلسلہ نبوت و رسالت کی آخری کڑی مانتی ہے کیونکہ حضور پرنور ﷺ نے مسیلمہ کو مرتد قرار دے کر اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا، جس پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہر طرح عملدرآمد کیا۔ تاایں دم امت اس فیصلہ نبوت پر کامل ایمان رکھتی ہے۔ اس قاعدے کے تحت مرزا قادیانی اور اس کے متبعین دین اسلام سے بالکل خارج ہیں۔ انسانی حقوق کے نام پر یہ لوگ اپنے غیر ملکی آقاؤں کے ذریعے ان کے چیلوں یعنی ایمنسٹی انٹرنیشنل اور کئی اراکین یورپین پارلیمنٹ کو وقتاً فوقتاً اکساتے اور انہیں غلط سلط خبروں سے بہکا کر حکومت پاکستان پر دباؤ ڈلواتے رہتے ہیں۔ یہ فارسی ضرب المثل ان پر خوب صادق آتی ہے!

"چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" (یعنی ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری)

انتخابی حلف نامہ اس بات کا اعلان ہے کہ مسلمان حضور فداہ ابی و امی کو ہر اعتبار سے آخری نبی مانتے ہیں؟ یہ عقیدہ ختم نبوت ہی کا اعجاز ہے کہ امت مسلمہ آج دن تک کسی گمراہی پر مجتمع نہیں ہوئی۔ اختلاف مسالک کے باوصف ان میں اعتقادی اتحاد و اتفاق ہمیشہ سے موجود ہے اور رہے گا۔ وہ اس بات پر بھی متفق ہیں کہ مرزائی ایک الگ قوم ہے۔ جس کا اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ دور کا واسطہ بھی نہیں، وہ عیسائی اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں میں اس لیے شامل نہیں ہو سکتے کہ ان کا جرم "ارتداد" ہے۔ یہ مذہبی لبادے میں سیاسی امور انجام دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے بھیس میں فرنگیوں کے جاسوس ہیں، یہ پاکستان کو کھا رہے ہیں لیکن وفاداری کے حلف برطانیہ و امریکہ کو دیتے ہیں، یہ فلسطینیوں کو ورغلاتے اور اسرائیل کے خفیہ ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کا وجود نہ صرف پاکستان بلکہ پوری امت مسلمہ کے لیے انتہائی مہلک ہے۔ ہیومن رائٹس کمیشن کے کارپردازوں کو ننانوے فیصدا کثریت کے حقوق کا بہر طور تحفظ کرنا چاہیے، نہ کہ ایک چھوٹے سے سازشی گروپ کا۔